www.KitaboSunnat.com



ہونا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ عوام کی آپ بیتی بہت بڑی قوتِ حاکمہ ہے اور وہ جو بھی فیصلہ کریں گے، پائیدار ہو گا اور جو بھی ان کے ساتھ کوئی سودا کر کے آئے گا، ادھار نہیں کر سکے گا۔ نقد پیش کرے گا اور نقد ہی وصول کرے گا۔ اس کے بجائے دوسری پارٹیاں جب برسراقتدار پارٹی کا شر پسندانہ تعاقب کرنا شروع کر دیتی ہیں تو اس سے غلط سلسلے چل نکلتے ہیں جو کسی کے لیے بھی خوش آئند نہیں رہتے۔ اس لیے بہتر یہ ہے بلکہ یہ ملک دوستی کا تقاضا ہے کہ جو بھی فریق برسر اقتدار آئے، اس سے پورا پورا تعاون کیا جائے اور ان کو تھام کر چلنے کی کوشش کی جائے تاکہ وہ ملک جو ہم سب کا ملک ہے اس کا بھلا ہو پھر اس کے باوجود بھی اگر کوئی پارٹی ناکام رہتی ہے تو یہ اس کی نااہلی اور بدنصیبی ہو گی اور یہ اپنے آپ مر جائیگی۔

ان گزارشات سے ہمارا مقصود یہ نہیں کہ تعمیری تنقید بھی نہ کی جائے بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تنقید کے انداز سے یہ مترشح ہونا چاہیئے کہ آپ کسی کو تھام رہے ہیں، گرانے کی کوشش نہیں کر رہے ایسی ہی تنقید بنانے اور سنوارنے کا کام دے سکتی ہے اور اسی میں قوم کا، ملک کا، عوام کا، اربابِ اقتدار کا، اپوزیشن کا بلکہ ملک کی ہر ذی روح اور ہر غیر ذی روح شے تک کا بھلا ہے کیونکہ اس کی برکتیں اور رحمتیں جب عام ہو جاتی ہیں تو اس سے دریا کی مچھلیاں، صحرا کے کیڑے مکوڑے اور کھیت کی جھاڑیاں تک فیض پاتی ہیں۔

(۱)

جناب مسٹر غلام احمد پرویز بڑے ذہین آدمی ہیں۔ اردو ادب میں ان کو خاصی دستگاہ حاصل ہے اسلامیات کے سلسلہ میں ان کے مطالعہ کا زیادہ تر دارومدار عربی کی بجائے اردو تراجم پر ہے۔ مغرب سے مرعوب ہیں، اہلِ مغرب کو دو چار صلواتیں سنا کر انہی کے نظریات کو قرآن و حدیث کے منہ سے اگلواتے ہیں۔ اسلام اکابرِ دین، حدیث، فقہ اور علمائے امت کے خاص کرم فرما ہیں۔ ان کے معاملہ میں آپ کے قلم کو وہی حیثیت حاصل ہے جو مخالفینِ بنی امیہ کے لیے حجاج کی تلوار کو اور میدانِ کربلا میں حسینیوں کے خلاف یزیدیوں کی یورش کو حاصل تھی یعنی مسٹر پرویز واحد بزرگ ہیں جو اپنے ماضی، اپنے اسلاف اور ان کی محیر العقول تخلیقات پر فخر کرنے کے بجائے شرمسار ہیں اور جو اپنی ملی روایات کا مذاق اڑانے کو کارِ ثواب اور خدمتِ قرآن تصور کرتے ہیں۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اب انہی کرم فرماؤں کو یہ تازہ غم لاحق ہو گیا ہے کہ پاکستان کے کسی گوشہ میں کوئی "مولوی" کیوں سے برسرِ اقتدار آگیا ہے۔ چنانچہ "طلوعِ اسلام" جو پرویزیت کا ترجمان ہے ـــــ "حقائق و عبر" کے تحت "مفتی محمود" صاحب پر ایک نوٹ تحریر فرماتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ؎

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے    اس کو کیا جانیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

اگر آج وہ زندہ ہوتے تو اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتے کہ انہی "دو رکعت" میں سے ایک صاحب مغربی پاکستان کے ایک صوبہ (سرحد) کی وزارتِ عالیہ کی مسند پر متمکن ہو گئے ہیں ہم اس حادثۂ عظمیٰ پر سوائے اس کے کہ اہلِ سرحد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں اور کیا کر سکتے ہیں؟ اور یہ حقیقت نتیجہ ہے اس مغربی جمہوریت کی لعنت کا جس میں ؏

بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے۔" (طلوعِ اسلام جون ۱۹۷۲ء صفحہ [19])

یہ ہیں وہ مسٹر جو وسیع الظرف مشہور ہیں اور "تنگ نظر ملّا" کی پھبتی سے "عصائے پیری" کا کام لے رہے ہیں۔ رات دن طبقاتی ذہنیت کا نوحہ کرتے رہتے ہیں لیکن ان کا اپنا حال ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دنیا کے ہر گوشے میں بدسے بدتر اربابِ اقتدار پڑے ہیں، جن کی زندگیاں ننگِ قرآن اور ننگِ نبیؐ ہیں۔ شراب و کباب کے رسیا، سیاسی شعبدہ باز، قوم فروش، کند ذہن، سیاسی تلاش، رسہ گیر، عوام دشمن الغرض ہر لحاظ سے ننگِ دین اور ننگِ وطن برسرِ اقتدار آئے اور ہیں لیکن جناب مسٹر پرویز اور آپ کے ترجمان ماہنامہ طلوعِ اسلام کی کبھی چیخ نہیں نکلی۔ صدیوں بعد ملک کے کسی ایک صوبہ میں اگر عالمِ دین کو محدود اقتدار اور غالباً بے وفا ساملِ گیا ہے تو "مسٹروں" کی جان پر بن گئی ہے آخر راز کیا ہے؟

جمعیۃ علمائے اسلام اور اس کے رہنماؤں سے ہمیں جو اختلاف ہے وہ کسی سے مخفی پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ "مسٹروں" کے اقتدار کی بہ نسبت ایک "عالمِ دین" کا اقتدار ان شاء اللہ بہت زیادہ بابرکت ثابت ہوگا۔

بہر حال "مسٹر پرویز" اور آنجناب کے ترجمان "طلوعِ اسلام" نے علماء کے خلاف جو توہین آمیز روش اختیار کی ہے اور کمیونسٹوں کی خصوصی ٹیکنیک کے مطابق جس طرح انہوں نے طبقاتی کم ظرفی اور اسلام پسند



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ